مولانا شیخ محمد عادل رباني

مسجدیں صرف ضرورت کے علاقوں میں بنائیں

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بسمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

مولانا شیخ ناظم سے پوچھا گیا: "انصاف کیا ہے؟" وہ فرماتے تھے: انصاف یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی صحیح جگہ پر رکھنا۔ جو صحیح ہے وہ یہ کہ اسے اس کی جگہ پر رکھنا؛ ہر چیز کو اس کے مناسب مقام پر رکھنا — چیزیں بالکل وہاں رکھنا جہاں انہیں ہونا چاہیے۔ جب ہر چیز — چاہے چھوٹی سے چھوٹی بات ہو، جو شاید ذہن میں بھی نہ آئے — اپنی صحیح جگہ پر رکھ دی جائے تو انصاف قائم ہوتا ہے۔ اور جب انصاف ہو تو ہر چیز خوبصورت بن جاتی ہے۔

بالکل، جب حقوق اور انصاف کی بات ہوتی ہے تو لوگ سوچتے ہیں کہ اس کا کیا لینا دینا ہے؛ وہ پوچھتے ہیں: "چیزوں کو ان کی صحیح جگہ پر رکھنے کا انصاف سے کیا تعلق؟" مگر تعلق ضرور ہے۔ اللہ عز و جل نے ایک نظام قائم فرمایا اور چیزیں "احسن تقویم"، "سب سے بہترین صورت میں" پیدا فرمائیں (قرآن ٩٥:٠٤)۔ اللہ عز و جل نے انہیں سب سے خوبصورت طریقے سے بنایا اور سب سے خوبصورت جگہوں پر رکھا۔ مگر لوگوں نے اس نظام کا احترام نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہر چیز الٹ پلٹ ہو گئی۔

لہٰذا دنیا میں اب انصاف باقی نہیں رہا؛ اب انصاف جیسی کوئی چیز نہیں رہی۔ ہمیں خود کو دھوکا دینے کی ضرورت نہیں؛ یہ بات ہر کوئی جانتا ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اس دھوکے میں ہیں — دنیا میں بالکل انصاف نہیں ہے۔ ہر کسی کو اپنی جگہ پہچاننی چاہیے۔ انہیں اللہ ﷻ کی مخلوقات کی صحیح جگہیں پہچاننی چاہییں۔ جب لوگ چیزیں ادھر ادھر کرنے لگتے ہیں — ایک پتھر یہاں سے وہاں ہٹا دیتے ہیں — تو انصاف ختم ہو جاتا ہے۔ بالکل، اگر لوگ انصاف قائم کرنا بھی چاہیں تو دنیا اکثر انہیں ایسا کرنے سے روکتی ہے؛ وہ کر نہیں پاتے، کیونکہ ایسی چیزیں بہت کم ہیں — تقریباً نہیں کے برابر۔ اچھا کام کرنا مشکل ہے، جبکہ جو بنایا گیا ہے اسے مٹا دینا بہت آسان ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا، ذمہ داری آپ کی ہے: یہ طے کرنا کہ چیزیں کہاں رکھنی ہیں اور کیا کرنا ہے۔ آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے: "میں یہ اللہ ﷻ کی خاطر کروں گا"، اس امید سے کہ اس سے فائدہ ہوگا — ہمیں، لوگوں کو اور مسلمانوں کو۔ آپ غور کرتے ہیں کہ کیا اس سے سچ میں فائدہ ہوگا؛ آپ پوچھ تاچھ کرتے ہیں، اور اگر اصلی فائدہ نظر آئے تو آگے بڑھتے ہیں۔ اگر کوئی فائدہ نہیں تو کرنے کی ضرورت نہیں۔

اسلام کے دین نے ہمیں ہر چیز سکھا دی ہے — کیا کرنا ہے اور کیسے کرنا ہے؛ اس نے صحیح طریقے اور ادب بتا دیے ہیں۔ لہٰذا وقت، محنت یا پیسے ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔ مثلاً، صحرا کے بیچ میں ایک بڑی مسجد بنا دینا جہاں کوئی آتا جاتا نہیں — یہ بالکل بیکار ہے۔ اگر نماز پڑھنی ہو تو بس ایک خیمہ لگا لو یا

جائے نماز بچھا کر وہاں نماز ادا کر لو۔ جہاں کوئی جماعت نہیں — یعنی جہاں مسلمان نہیں — وہاں بڑی مسجدیں بنانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ آپ اس علاقے میں بنا سکتے ہیں جہاں لوگ رہتے ہیں اور جہاں واقعی اس کی ضرورت ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ مقامی مسجد کی عمارت ہو؛ آپ ایک کمرہ — جیسے یہ — مسجد یا درگاہ بنا سکتے ہیں؛ یہ کافی ہے، کیونکہ یہ ضرورت پوری کرتا ہے۔

قرآن میں شوریٰ — مشورہ — کا ذکر ہے۔ آپ کو مشورہ کرنا چاہیے: "اس جگہ کے لیے مسجد، درگاہ یا کچھ اور مناسب ہے؟" اس کے مطابق عمل کریں۔ غیر مسلم علاقوں کے بارے میں — اگر آپ کروڑوں خرچ کر کے ایسی جگہ مسجد بنا دیں جہاں بالکل کوئی مسلمان نہیں، تو اس کا فائدہ کیا ہے؟ بالکل کوئی فائدہ نہیں۔ اللہ ﷻ نے ہمیں عقل دی ہے؛ آپ کو اس کا استعمال کر کے دیکھنا چاہیے کہ کوئی کام کسی جگہ کے لیے مناسب ہے یا نہیں۔ بالکل، اللہ ﷻ قادر ہے، آنے والے دنوں میں حالات بدل سکتے ہیں؛ اگر وہاں کے لوگ مسلمان بن جائیں تو وہ خود بنا لیں گے۔ مگر بے جا مسجد بنانے نکل پڑنا نہ اللہ ﷻ کا حکم ہے نہ ہی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا۔ پچھلے زمانے میں مسلمانوں نے ایسی بنا اصل ضرورت کے مسجدیں نہیں بنائیں۔ جب ہمارے حضور رسول ﷺ تشریف لائے، مکہ سے روانہ ہونے کے بعد — مکہ میں بھی کوئی مسجد نہیں بنائی گئی۔ مدینہ پہنچنے کے بعد پہلے قبا کی مسجد بنائی گئی۔ انہوں نے پہلے وہاں نماز پڑھی، پھر بعد میں رسول ﷺ کی مسجد، المسجد النبوی مدینہ منورہ میں بنائی گئی۔ مسجدیں دھیرے دھیرے ان جگہوں پر بنائی گئیں جہاں اسلام پھیلا۔

شکر ہے اللہ ﷻ کا، یہاں اور دوسری جگہوں پر مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ مسجدیں بھی بڑھ رہی ہیں، مگر انہیں وہاں بنانا چاہیے جہاں اصل ضرورت ہو۔ مسجد بنانا بڑا عمل ہے اور بڑے ثواب کا ذریعہ؛ اللہ ﷻ انہیں جنت میں گھر اور محل عطا فرماتا ہے جو مسجدیں بناتے ہیں۔ مگر بنا اصل ضرورت کے مسجدوں کے بارے میں — ہمارے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے میں منافقوں نے ایک مسجد بنائی۔ کیونکہ وہ منافق تھے اور اسے برے مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہتے تھے، ہمارے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے اسے گرا دینے کا حکم فرمایا۔

لہٰذا احتیاط ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم نے کہا، پہلی ترجیح انصاف، عدالت اور اصلی ضرورت پوری کرنا ہے۔ جہاں ضرورت نہیں وہاں کچھ بنانا انصاف نہیں؛ انصاف کا الٹا ظلم ہے۔ انصاف یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کی صحیح جگہ پر رکھنا اور جہاں اصلی ضرورت ہو وہاں عمل کرنا — بے جا جگہوں پر نہیں بنانا جہاں کوئی ضرورت نہیں۔ اسی لیے مولانا شیخ ناظم کا لقب "حقانی" ہے — مطلب وہ جو ہر چیز کو اس کا حق دیتے تھے اور حق کو مکمل کرتے تھے۔

ان شاء اللہ، بہت سی مسجدیں بنیں گی — خوبصورت مسجدیں، صحیح جگہوں پر جہاں واقعی اس کی ضرورت ہو۔ مثلاً، ایسی جگہیں ہیں جہاں نظر آتا ہے کہ مستقبل میں ضرورت پیدا ہوگی، اسی لیے وہاں مسجد بنا دی جاتی ہے۔ قبرص میں، مولانا شیخ ناظم کے زمانے میں، ہم نیکوسیا میں ایک مسجد کی بنیاد رکھنے گئے۔ حاجی بہاؤالدین نے مسجد کے لیے زمین دی۔ اس وقت وہ صرف ایک میدان تھا؛ کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، ہم نے بنیاد کا پتھر رکھا اور مولانا نے اس جگہ کے زندہ ہونے کی دعا کی۔ آس پاس کوئی عمارت یا کچھ نہیں تھا؛ بالکل خالی تھا۔ لوگ پوچھتے تھے: "یہاں کیوں بنا رہے ہیں؟ آس پاس کوئی نہیں؛ جماعت کہاں سے آئے گی؟" — کچھ نے تنقید بھی کی۔ شکر ہے اللہ ﷻ کا، اس کے مکمل ہونے سے

مولانا شيخ محمد عادل رباني

پہلے ہی آس پاس فیکٹریاں، کام کی جگہیں، دفاتر وغیرہ سے بھر گئی۔ اب ہر جمعہ ۵۰۰ سے ٦۰۰ لوگوں کی جماعت ہوتی ہے، اور جگہ بھر جاتی ہے۔ اندر کی جگہ کافی نہیں پڑتی، اسی لیے لوگ باہر بھی نماز پڑھتے ہیں۔ وہ جگہ، اصل میں، مولانا شیخ ناظم کی برکت سے تھی اور واضح تھا کہ وہاں مسجد کی ضرورت ہے اسی لیے بنائی گئی۔ اصل میں، کیونکہ وہ کافی نہیں تھی، دوسری مسجد بھی تقریباً پانچ سو میٹر دور بنا دی گئی۔

جیسا کہ ہم نے کہا، یہ صحیح جگہ پر کیا گیا۔ جب کسی چیز کو صحیح جگہ پر کیا جائے تو وہ فائدہ مند بنتی ہے، اور اس کا ثواب ملتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، ایسی چیز بنانے کی ضرورت نہیں جو خالی پڑی رہے۔ کیونکہ وہ مسلمان نہیں — اگر مسلمان ہوتے تو خود بنا لیتے۔ اللہ ﷻ ہمیں توفیق دے کہ بہت سی درگاہیں اور مسجدیں صحیح جگہوں پر بنائیں، ان شاء اللہ۔

و من اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
٢٦ ستمبر ٢٠٢٦ / ١٥ ربیع الآخر ١٤٤٨
اوزیان در ویس ہائٹ، نقشبندی درگاہ — برلن، جرمنی

www.mawlanasultan.org